© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب سعادت نظیر

تیرا دیوانہ ابھی چاک گریباں تو نہیں
عزمِ تکمیلِ جنوں خوابِ پریشاں تو نہیں

ختم ہو گریہ مرا، صبح کے ہوتے ہوتے
چشمِ خونابہ فشاں شمعِ فروزاں تو نہیں

کچھ سمجھ میں نہیں آتے یہ جنوں کے انداز
چاک داماں ہوئے ہم، فصلِ بہاراں تو نہیں

روشنی سی نظر آتی ہے مجھے دل میں بھی
ان کی محفل میں کہیں جشنِ چراغاں تو نہیں

ایک حد تک تو بشر فاعلِ مختار بھی ہے
جبر ہی جبر فقط زیست کا عنواں تو نہیں

تیرگی کے جو ہوں محتاج چمکنے کے لئے
یہ میرے داغِ جگر شمعِ شبستاں تو نہیں

جانے کب تک رہے محرومِ تماشائے خیال؛
چشمِ مشتاق مری نرگسِ حیراں تو نہیں

مضطرب مجھ کو نظر آتے ہیں ساحل والے
کہیں ساحل پہ بھی ہنگامۂ طوفاں تو نہیں

جس کے قبضے میں نہ ہو اپنا مقدر ہی نظیر
اتنا مجبور نئے دور کا انساں تو نہیں

© rasailojaraid.com